Digitized by Khilafat Library Rabwah

فون ۹۷۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۲ رمضان ۱۳۹۳ھ ۲ اخاء ۱۳۵۲ہش ۲ اکتوبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۲۳

اخبار احمدیہ

ربوہ یکم اخاء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ کل شام سے چکروں کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کاملہ اور درازی عمر کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ یکم اخاء- یکم رمضان المبارک سے مسجد مبارک میں حسب سابق درس قرآن پاک کا دَور اللہ تعالےٰ کے فضل سے شروع ہے۔ ان دنوں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد درس دے رہے ہیں آپ سورہ فاتحہ سے سورۃ مائدہ تک درس دیں گے۔ مسجد مبارک میں نماز تراویح مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب پڑھاتے ہیں۔ دیگر محلہ جات میں بھی نماز تراویح پڑھائی جاتی ہے۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی پندرہ بیس دن راولپنڈی میں قیام فرمانے کے بعد اب جہلم اپنی صاحبزادی محترمہ طاہرہ صدیقہ صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے ہاں تشریف لے گئی ہیں آپ کی طبیعت سر درد اور چکروں کی وجہ سے ناساز رہتی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو کامل صحت عطا فرمائے جہلم میں آپ کا ایڈریس یہ ہے:

معرفت پاکستان جیپ بورڈ فیکٹری پوسٹ بکس نمبر ۱۸- جہلم،

برادرم مکرم اقبال احمد صاحب نجم بی اے (شاہد) مربی سلسلہ علی پور ضلع مظفر گڑھ کو اللہ تعالےٰ نے ۱۱ ستمبر ۱۹۷۳ء کو بیٹی بچی عطا فرمائی ہے۔

احباب بچی اور اس کی والدہ کی صحت اور تندرستی کے لئے دعا فرمائیں۔

(اللہ بخش شاہد ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

غلبۂ اسلام کیلئے مہم جاری ہے

رمضان کے مبارک مہینہ میں مالی جہاد کو تیز کر دیجئے اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں اپنے وعدوں کی ادائیگی سو فیصد پوری کر دیں۔ تاکہ غلبۂ اسلام کی مہم زیادہ تیزی سے جاری رہے۔ ادائیگیوں کا یہ آخری مرحلہ ہے۔ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اب آپ سے جلد سو فیصد ادائیگی کی درخواست ہے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

صدق و اخلاص رکھنے والا انسان رمضان کی برکات سے محروم نہیں رہ سکتا

جو شخص اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے روزہ نہیں رکھتا وہ ثواب کا مستحق کیسے ہو سکتا ہے؟

"انسان کا یہ فرض ہونا چاہیئے کہ حسب استطاعت خدا کے فرائض بجالاوے۔ روزہ کے بارے میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ یعنی اگر تم روزہ رکھ لیا کرو تو تمہارے واسطے بڑی خیر ہے۔

ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس کے لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی توفیق اس سے حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے اور ہر شئے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ تو قادرِ مطلق ہے وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دُعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور مَیں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ۔ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ۔ اور اُس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔

.... مومن کو چاہیئے کہ وُہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے۔ مگر اس کے دل میں یہ نیّت دردِ دل سے تھی کہ کاش مَیں تندرست ہوتا۔ اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے۔ بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو۔ خدا تعالےٰ اُسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کے کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے۔ اور وُہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ مَیں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہوں گے۔ اور یہ ہو گا اور وہ ہو گا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اُوپر گراں گمان کرتا ہے۔ کب ثواب کا مستحق ہو گا؟"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۸، ۲۵۹)

پبلشر:- مسعود احمد- پرنٹر:- سید عبد الحی- مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ- مقام اشاعت:- دفتر الفضل دار الرحمت غربی- ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲ر اخاء ۱۳۵۲ہش

رمضان کی بنیادی غرض

اسلام کی بیان کردہ یہ ایک بنیادی حقیقت ہے کہ کوئی مومن اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت حاصل نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں تکلیف نہ اٹھائے اور اپنے نفس پر مشقت وارد نہ کرے اور اُن چیزوں سے از خود جدائی اختیار نہ کرے جو اسے بے حد مرغوب دل پسند اور عزیز ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس بنیادی حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ۭ وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ (آل عمران آیت ۹۳)

یعنی تم کامل نیکی کو ہرگز نہیں پا سکتے جب تک کہ تم جس چیز سے محبت رکھتے ہو اسے اس طور پر خدا کی راہ میں خرچ نہ کرو کہ وہ جناب الٰہی میں مقبول ٹھہرے اور اس طور پر تم اپنی جو پسندیدہ اور محبوب چیز خدا کی راہ میں خرچ کرو گے اللہ اُسے یقیناً خوب جانتا ہے۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے پسندیدہ اور محبوب چیزوں کو خدا کی راہ میں خرچ کرنے یا ان سے دست بردار ہونے کے لئے تُنْفِقُوْا کا لفظ استعمال کیا ہے جو اَنْفَقَ سے مشتق ہے۔ انفاق کے اصل معنے کسی چیز کو مقبول اور ہاتھوں ہاتھ بک جانے والا بنا دینے کے ہیں چنانچہ کہتے ہیں اَنْفَقَ التَّاجِرُ: نَفَقَتْ تِجَارَتُهٗ یعنی تاجر کی تجارت خوب چل پڑی۔ سو گویا اَنْفَقَ کے معنے ایسے عمدہ اور اعلیٰ مال کو دوسرے کے سامنے پیش کرنے کے ہیں جسے وہ ہاتھوں ہاتھ لے جائیں۔ ان معنوں کی رو سے کامل نیکی حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ انسان ان چیزوں کو جو اسے مرغوب دلپسند اور محبوب ہیں خدا کی راہ میں اس اخلاص کے ساتھ پیش کرے کہ خدا تعالیٰ راضی ہو کر انہیں قبول کر لے۔ ایسا انفاق جو خدا کے ہاں مقبول ٹھہرے اپنی ذات میں کامل نیکی (البر) کا آئینہ دار ہوتا ہے کیونکہ اَلْبِرُّ کہتے ہی ایسی کامل اور اعلیٰ پایہ کی نیکی کو ہیں جو خدا تعالیٰ کی جناب میں مقبول ٹھہرے اور اس کی خوشنودی اور محبت کو جذب کرنے والی ہو۔ ظاہر بات ہے جب انسان اپنی محبوب چیزوں سے دست بردار ہو کر انہیں خدا کی راہ میں پیش کر دے گا تو اس کے صلہ میں اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت حاصل ہو گی ان معنوں کی رو سے یہ آیت اس بنیادی حقیقت کو آشکار کرتی ہے کہ جب تک انسان خدا کی راہ میں مرغوبات دنیا سے از خود دستکش نہیں ہوتا اسے اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت حاصل نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بنیادی حقیقت کو ذہن نشین کراتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"بے کار اور نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کر لو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس (دروازہ) میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو انہیں حاصل ہوا۔ دنیوی خطابوں کو حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنا پڑتی ہیں تب کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہو سکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟

بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہو سکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جا سکتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پرواہ نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے"۔ (ملفوظات جلد اول ص ۹۰،۹۵)

الغرض یہ اسلام کی بیان کردہ ایک بنیادی حقیقت ہے کہ جب تک انسان خدا تعالیٰ کی راہ میں تکلیف نہ اٹھائے اور اپنے نفس پر خود مشقت وارد نہ کرے اور اپنی مرغوب و دلپسند اور محبوب چیزوں سے از خود جدائی اختیار نہ کرے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی محبت حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

اگر اس بنیادی حقیقت کی روشنی میں غور کیا جائے تو یہ امر منکشف ہوئے بغیر نہیں رہتا کہ رمضان کا بابرکت مہینہ اس بنیادی حقیقت کو ذہن نشین کرانے اور اس کی عملی مشق کا موقع فراہم کر کے رضائے الٰہی کی دولت سے مالامال کرنے کی غرض سے ہی آتا ہے۔ اس ماہ مبارک کی جملہ مخصوص عبادات اور اس میں زندگی کے معمولات کو بدل ڈالنے والے ایک نئے نظم الاوقات کا نقطۂ مرکزی ہی یہ ہے کہ ایک مسلمان اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی خاطر اپنے نفس پر مشقت وارد کرنا اور عارضی تکلیف اٹھانے کے لئے ہر دم آمادہ رہتا ہے۔ روزہ کی حالت میں وہ دن بھر بھوک اور پیاس برداشت کرتا ہے۔ مرغوب و دلپسند لذیذ کھانے اور حسب ضرورت سرد و گرم مشروبات موجود ہونے کے باوجود وہ ان کے قریب بھی نہیں جاتا۔ اسی طرح حسین و جمیل بیوی موجود ہونے کے باوجود وہ وقتی طور پر اس کے ساتھ ازدواجی تعلق سے بھی دستکش رہتا ہے وہ اپنے اوقات کو دنیا کے عام دلپسند مشغول میں گذارنے کی بجائے زیادہ سے زیادہ تلاوت قرآن مجید ذکر الٰہی اور دعاؤں میں گزارتا ہے۔ رات کے ایک بڑے حصہ میں وہ نیند کے مزے کو بھی جسے اللہ تعالیٰ نے راحت و آرام اور تسکین و اطمینان کا موجب بنایا ہے خیرباد کہہ دیتا ہے اور رات کی خاموش گھڑیوں میں نوافل پڑھنے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں مانگنے کو اپنا معمول بنا لیتا ہے الغرض دن اور رات کے چوبیس گھنٹوں میں ایک مشقت کے بعد دوسری مشقت اور ایک تکلیف کے بعد دوسری تکلیف اٹھاتا اور برداشت کرتا چلا جاتا ہے اور یہ ساری مشقت اور تکلیف وہ محض خدائی حکم کی تعمیل میں اٹھاتا ہے اور بطیب خاطر اٹھاتا ہے۔ اُس کا اس طرح تکلیف اٹھانا اور مشقت برداشت کرنا اس کے لئے حصول رضائے الٰہی کا موجب بن جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ اُسے اپنی رضا اور محبت کا سزاوار ٹھہراتا اور اسے اپنی بے شمار برکتوں اور رحمتوں سے نوازتا ہے۔

رمضان کی عظمت و اہمیت اس کی انقلاب انگیز تاثیرات اور اس کی عظیم الشان برکات اور اس میں نازل ہونے والی رحمتوں کا راز یہی ہے کہ یہ ماہ مبارک ایک متقی مسلمان کو خدا کی راہ میں تکلیف اٹھانے اور اپنے نفس پر مشقت وارد کرنے کا عادی بنانے کے لئے آتا ہے اور اس طرح پورے ایک ماہ کی مشق کے ذریعہ اسے اس قابل بنا دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں تکلیف اٹھا کر اور قربانیاں پیش کر کے اس کی رضا حاصل کرتا چلا جائے اور اس طرح اس آیہ کریمہ کا مصداق بن جائے کہ:۔

يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْۤ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِيْ فِيْ عِبٰدِيْ وَادْخُلِيْ جَنَّتِيْ

(الفجر آیات ۲۸ تا ۳۱)

یعنی اے نفس مطمئنہ اپنے رب کی طرف لوٹ اس حال میں کہ تو اپنے رب کو پسند کرنے والا بھی ہے اور اس کا پسندیدہ بھی ہے۔ پھر تمہارا رب تجھے کہتا ہے کہ آ میرے خاص بندوں میں داخل ہو جا اور میری جنت میں بھی داخل ہو جا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دار الافتاء ربوہ

رمضان المبارک کے بعض ضروری مسائل

روزہ اسلام کے پانچ ارکان میں شامل ہے۔ خداوند تعالیٰ نے ان روزوں کے لئے وہی مہینہ انتخاب کیا جس میں آپ ہر سال اعتکاف کرتے تھے سنہ ۲ھ میں اللہ تعالیٰ نے مومنین کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنْزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ۔

یعنی اے وہ جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلوں پر فرض تھے یہ اس لئے ہوا کہ تا تم تقویٰ کی نعمت سے سرفراز کئے جاؤ۔ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہونا شروع ہوا یہ قرآن لوگوں کے لئے ہدایت اور فرقان اور ہدایت کی بینات پر مشتمل ہے پس جو شخص تم میں سے اس مہینہ میں موجود ہو وہ اسمیں روزے رکھے

رمضان کی وجہ تسمیہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"رمضان سورج کی تپش کو کہتے ہیں۔ رمضان میں چونکہ انسان اکل و شرب اور تمام جسمانی لذتوں پر صبر کرتا ہے دوسرے اللہ تعالیٰ کے احکام کے لئے ایک حرارت اور جوش پیدا کرتا ہے اور روحانی اور جسمانی حرارت اور تپش مل کر رمضان ہوا۔۔۔ روحانی رمضان سے مراد روحانی ذوق و شوق اور حرارت دینی ہوتی ہے رمضان اس حرارت کو بھی کہتے ہیں جس سے پتھر وغیرہ گرم ہوتے ہیں۔ رمضان دعا کا مہینہ ہے۔۔۔۔ نماز تزکیہ نفس کرتی ہے اور روزہ سے تجلی قلب ہوتی ہے۔۔۔۔ اور تجلی قلب سے مکاشفات ہوتے ہیں جن سے مومن خدا کو دیکھ لیتا ہے"

رمضان کا چاند

رمضان کا چاند دیکھنے کا اہتمام سنت ابرار ہے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین رمضان کے چاند کا انتظار اس اشتیاق سے کرتے جیسے کسی معشوق کی آمد ہے۔ ایک خاص ہماہمی اور گہماگہمی ہوتی تھی اور خاص ذوق و شوق رمضان کی برکات کے حصول کے لئے ان میں پیدا ہو جاتا تھا۔ جس رات رمضان کا چاند نظر آتا اسی رات سے قیام اللیل پر عمل شروع ہو جاتا۔ رات کو جاگنا۔ کثرت سے نوافل پڑھنا۔ تراویح کا اہتمام کرنا۔ قرآن پڑھنا اور سننا اور ذکر الٰہی کرنا۔ اسکے بعد تھوڑی دیر سو کر نماز تہجد اور سحری کھانے کے لئے اٹھ بیٹھنا انہی میں ان کی راتیں بسر ہو جاتیں اور ہر رات ان کا یہی معمول رہتا

روزہ رکھنے کی حالت میں بھول کر کچھ کھا پی لینا

اگر یاد نہ رہے اور بھول کر انسان کچھ کھا پی لے تو اس کا روزہ علی حالہ باقی رہے گا اور کسی قسم کا نقص اسکے روزے میں واقع نہیں ہوگا۔ بلکہ ایسی صورت میں بہتر ہے کہ اگر کوئی بھول کے کھانے پینے لگ جائے تو پاس کے لوگوں کو اسے یاد نہیں دلانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اسے کھلا رہا ہے۔ پھر انہیں کیا ضرورت پڑی کہ وہ اس میں روک بنیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِذَا اَكَلَ الصَّائِمُ نَاسِيًا اَوْ شَرِبَ نَاسِيًا فَاِنَّمَا هُوَ رِزْقٌ سَاقَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَلَا قَضَاءَ عَلَيْهِ وَلَا كَفَّارَةَ۔

کوئی روزہ دار بھول کر کھا پی لے تو اسے پریشان نہیں ہونا چاہیئے یہ تو رزق تھا جو اللہ تعالیٰ نے اسے دیا۔ نہ اس پر قضا ہے نہ کفارہ ہے البتہ اگر کوئی شخص غلطی سے روزہ توڑ بیٹھے مثلاً روزہ یاد تھا لیکن کلی کی غرض سے منہ میں پانی ڈالا اور پانی اندر چلا گیا تو ٹوٹ جائے گا اور اس کی قضاء ضروری ہوگی لیکن نہ وہ گنہ گار ہے اور نہ اس پر کفارہ ہے۔

جان بوجھ کر روزہ توڑ دینا

جو شخص جان بوجھ کر روزہ توڑے وہ سخت گنہ گار ہے۔ ایسے شخص پر بغرض توبہ کفارہ واجب ہوگا یعنی پے درپے اسے ساٹھ روزے رکھنے پڑیں گے یا ساٹھ مسکینوں کو اپنی حیثیت کے مطابق کھانا کھلانا پڑے گا یا ہر مسکین کو دو سیر گندم یا اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔ توبہ کے سلسلہ میں اصل چیز حقیقی ندامت ہے جو دل کی گہرائیوں میں پیدا ہوتی ہے۔ اگر یہ کیفیت انسان کے اندر پیدا ہو جائے لیکن اس میں ساٹھ روزے رکھنے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینے کی استطاعت نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کے رحم اور اسکے فضل پر بھروسہ کرنا چاہیئے اس صورت میں استغفار ہی اس کے لئے کافی ہوگا حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور دہائی دینے لگا۔ یا حضرت میں ہلاک ہو گیا۔ حضور نے دریافت فرمایا کس نے تجھے ہلاک کیا ہے اس نے عرض کی حضور روزہ کی حالت میں میں اپنی بیوی کے پاس چلا گیا ہوں۔ حضور نے فرمایا کیا تو غلام آزاد کر سکتا ہے اس نے عرض کی نہیں پھر حضور نے پوچھا ساٹھ روزے مسلسل رکھ سکتا ہے۔ اس نے کہا حضور نہیں۔ اگر ایسا ہو سکتا اور شہوانی جوش کو روک سکتا تو یہ غلطی ہی سرزد کیوں ہوتی۔ حضور نے فرمایا تو پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو اس نے کہا غربت ایسا کرنے سے مانع ہے۔ حضور نے فرمایا تو پھر بیٹھو اتنے میں کوئی شخص ایک ٹوکری کھجوروں کی لے آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اٹھائے اسے اور کھلا دے یہ مسکینوں کو۔ ٹوکری لے کر عرض کرنے لگا مجھ سے زیادہ اور کون غریب ہوگا مدینہ بھر میں سب سے زیادہ محتاج ہوں حضور کھل کھلا کر ہنس پڑے اور فرمایا جاؤ اپنے اہل و عیال کو ہی کھلا دو

پچھنے لگوانا۔ تھوکنا۔ دن کو سرمہ لگانا۔ معمولی اپریشن کرانا۔ کلوروفارم سونگھانا۔ روزہ کی حالت میں ان باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ البتہ انہیں پسند نہیں کیا گیا۔ اسلئے اس قسم کی باتیں مکروہ ہیں۔ ٹوتھ پیسٹ کا استعمال ناپسندیدہ ہے۔ روزہ کے دوران بیرونی اعضاء پر ٹیکہ لگایا جا سکتا ہے چیچک کا ٹیکہ بھی لگوایا جا سکتا ہے۔ لیکن انجکشن سے روزہ ٹوٹ جائے گا۔ ان کے سوا سادہ کلی کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ خوشبو لگانا۔ داڑھی اور سر میں تیل لگانا۔ بار بار نہانا۔ آئینہ دیکھنا مالش کرنا۔ پیار سے بوسہ لینا۔ ان میں سے کوئی فعل بھی منع نہیں۔ نہ ان سے روزہ ٹوٹتا ہے اور نہ ہی مکروہ ہوتا ہے۔ اسی طرح جنابت کی حالت میں اگر نہانا مشکل ہو تو نہائے بغیر کھانا کھا کر روزہ کی نیت کر سکتا ہے

مرض اور سفر میں روزہ

روزہ کا اجر عظیم ہے اور امراض اور اعراض اس نعمت سے انسان کو محروم کر دیتے ہیں اسلئے انسان کو دعا کرنی چاہیئے کہ

"الٰہی یہ تیرا مبارک مہینہ ہے میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ کر سکوں یقین ہے کہ ایسے قلب کو خدا تعالیٰ توفیق بخش دیگا۔ لیکن اسکے باوجود اگر تقدیر الٰہی غالب آئے اور انسان بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہو جائے گی کیونکہ ہر کام کا مدار نیت پر ہے جو شخص کہ روزہ سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت درد دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا۔ اس کا دل اس بات کے لئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گویا اس نے تو فرشتہ اس کے روزے
رکھیں گے۔
پھر حال بیمار ہوتے یا سفر کی حالت
میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں حضور
علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا
لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ
فِی السَّفَرِ
یعنی سفر کی حالت میں
روزہ رکھنا نیکی نہیں
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام فرمایا کرتے تھے۔
"قرآن کریم سے تو یہی
معلوم ہوتا ہے کہ مریض
اور مسافر روزہ نہ رکھے
سفر میں تکالیف اٹھا کر
جو انسان روزے رکھتا
ہے تو گویا اپنے زورِ
بازو سے اللہ تعالیٰ کو
راضی کرنا چاہتا ہے
اس کو اطاعت امر سے
خوش نہیں کرنا چاہتا
یہ غلطی ہے۔ اللہ تعالیٰ
کی اطاعت امر و نہی میں
سچا ایمان ہے۔"
علاوہ ازیں حائضہ اور نفاس
والی عورت بھی روزہ نہیں رکھ
سکتی ایسے ہی حاملہ اور دودھ
پلانے والی بھی روزہ نہ رکھ سکتی
بعد میں جب یہ عذر نہ رہیں یعنی بیمار
تندرست ہو جائے مسافر اپنے گھر پہنچ
جائے یا کسی جگہ پندرہ یا پندرہ سے
زائد دن ٹھہرنے کا ارادہ کرے۔ حائضہ
حیض سے پاک ہو جائے نفاس کے
دن ختم ہو جائیں۔ حاملہ کے بچہ پیدا
ہو جائے یا دودھ پلانے والی دودھ
پلانا بند کر دے اس حالت میں ان
لوگوں پر چھوڑے ہوئے روزوں کی
قضاء واجب ہوگی اور یہ روزے
دوبارہ انہیں رکھنے ہوں گے۔

سفر اور مسافت کی حد

سفر اور اس کی مسافت کی کوئی
شرعی حد اور تعریف مقرر نہیں۔
اسے انسان کی اپنی تمیز اور خوف
فیصلہ پر رہنے دیا گیا ہے ایسے
سفر میں جس میں انسان صبح نکل کر
شام کو گھر واپس آ جائے وہ رمضان
کا روزہ رکھ سکتا ہے یہ امر مستحسن
ہے ضروری نہیں۔ سفر میں روزے
کی تین صورتیں ہوں گی۔

۱۔ اگر سفر جاری ہو بیشک پیدل یا
سواری پہ اور چلتا چلا جا رہا
ہو روزہ نہ رکھے کیونکہ افطار
ضروری ہے۔
۲۔ اگر سفر کے دوران کسی جگہ کچھ
مدت ٹھہرتا ہے اور سہولت
بہتر ہے تو وہاں روزہ رکھ سکتا
ہے۔ دونوں باتوں کی اجازت ہے
۳۔ اگر کسی جگہ پندرہ دن یا اس
سے زیادہ ٹھہرتا ہے تو وہاں
سحری کا انتظام کرے اور
روزہ رکھے۔

روزہ کی قضاء

چھوٹے ہوئے روزوں کی قضاء
ضروری ہے اور اس کا اصل وقت
دوسرے رمضان کی آمد سے پہلے
ہے اور حقیقی ثواب اسی کے مطابق
عمل کرنے میں ہے۔ البتہ اگر کسی معذوری
کی وجہ سے کوئی اس عرصہ میں روزوں
کی قضاء نہ کر سکے تو دوسرے رمضان
کے بعد بھی وہ ان روزوں کی قضاء
کر سکتا ہے۔ (باقی)

فدیہ رمضان
اور
نظارت خدمت درویشاں

رمضان کا مبارک مہینہ ۲۹ ستمبر ۱۹۷۳ء سے انشاء اللہ تعالیٰ شروع ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ کے وہ خوش نصیب بندے جنہیں رب کریم نے ہمت اور طاقت دے رکھی ہے وہ ایک مرتبہ پھر حکم خداوندی

فمن شهد منكم الشهر فليصمه

کے تحت روزہ رکھ کر اس کی برکات و فیوض کو حاصل کرنے کی سعادت حاصل کر سکیں گے اور وہ ہمہ تن اس کوشش میں لگ جائیں گے کہ وہ اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی معافی مانگتے ہوئے اپنے آقا و مولیٰ کو راضی کر لیں۔

جو اصحاب بوجہ بیماری یا مسافرت سارا ماہ یا اس کا کچھ حصہ روزہ نہ رکھ سکیں وہ ارشاد الٰہی فعدة من ایام اخر کے تحت ان دنوں کی گنتی کو دوسرے دنوں میں پورا کر لیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں کشائش رزق سے نوازا ہوا ہے تو وہ ان ایام میں ایک مسکین کو کھانا کھلاتے رہیں۔ تو وہ اس آیت قرآنی فمن تطوع خیرا فھو خیر له کے مطابق مزید اجر کے مستحق ہوں گے۔

ایسے بھائی اور بہنیں جو فدیہ رمضان کی رقم (جو ایک ماہ کے مصرف کھانے کے برابر ہو) نظارت خدمت درویشاں کے ذریعہ دینا چاہیں وہ یہ رقم ناظر خدمت درویشاں کے نام جلد بھجوا دیں تا کہ نظارت اپنے نظام کے تحت مستحقین کو بر وقت دے سکے

(ناظر خدمت درویشاں)

انتخاب قائدین مجالس خدام الاحمدیہ

قائدین خدام الاحمدیہ برائے سال ۱۳۵۲-۵۴ ہش / ۱۹۷۳-۷۵ء کے انتخاب ۱۵ تبوک/ستمبر تا یکم اخاء/اکتوبر ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء ہوں گے۔
قائدین اضلاع، امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے گذارش ہے کہ نئے دو سال کے لئے قائد کا انتخاب اس عرصہ میں کروا کر مرکز کو اس کی رپورٹ بھجوائیں۔ بامید منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نئے قائدین سالانہ اجتماع کے بعد چارج لیں گے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی چوہدری محمود احمد صاحب باجوہ بیمار ہیں اور بغرض علاج البرٹ وکٹر ہسپتال میں داخل ہیں بیماری تشویشناک صورت اختیار کر چکی ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کریم ان کو جلد از جلد صحت عطا فرمائے۔ آمین
(مسعود احمد باجوہ اوکاڑہ)

۲۔ خاکسار کے بھتیجے عزیزم محمد اکرم نے بواسیر کا اپریشن کروایا تھا۔ زخم خراب ہو گیا ہے جس کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں جمیع احباب کرام اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔
(سردار خان احمدی موہن کے ضلع گوجرانوالہ)

۳۔ خاکسار کے والد سید اقبال حسین صدر جماعت احمدیہ چک ۱۱۶ جنوبی تحصیل و ضلع سرگودھا بارشوں کی زیادتی کی وجہ سے فصلیں وغیرہ تباہ ہو جانے کی وجہ سے فکر مند ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی فکر مندی کو دور فرما دے۔
سید ظفر اقبال چوبارہ
ضلع مظفر گڑھ

۴۔ خاکسار کی خوشدامن صاحبہ عرصہ ایک سال سے بیمار ہیں۔ احباب سے ان کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔
عبدالستار کارکن دفتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ

۵۔ مکرم افضال احمد صاحب عابد ابن چوہدری منیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ کوٹ احمدیاں ضلع حیدر آباد سندھ کی دائیں ٹانگ کی ہڈی سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے موقع پر کبڈی کھیلتے ہوئے ٹوٹ گئی ہے عزیز موصوف کے پلستر لگایا گیا ہے۔ جو یکم اکتوبر کو کھلے گا۔ احباب سے التماس ہے کہ وہ عزیز کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔
(سیف علی شاہد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۶۔ میری نانی جان بوجہ فالج اور بعارضہ دماغی عرصہ دو سال سے صاحب فراش ہیں بیٹھ چل پھر نہیں سکتیں صحت بہت کمزور ہو چکی ہے احباب جماعت صحت کاملہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔
(شاکرہ دار الیمن ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین

۳

نمبر شمار	نام معطی	رقم
	صف سوم	
۹۹۳	مکرم محمد افضل صاحب کھوکھر مع اہلیہ صاحبہ گوجرانوالہ شہر	۵۰۵/۰۰
۹۹۴	" چوہدری علی محمد صاحب مع اہل و عیال چک ۶۱/ج ب دراوڑ بنگلہ نڈ والا ضلع لائل پور	۵۰۰/۰۰
۹۹۵	" چوہدری شریف احمد صاحب منجانب مکرم چوہدری نذیر احمد مرحوم ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۵۰۰/۰۰
۹۹۶	" میاں نذیر احمد صاحب ناصر امیر حلقہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۵۰۰/۰۰
۹۹۷	" سید ممتاز احمد صاحب بخاری حلقہ اردو منزل راولپنڈی	۵۰۰/۰۰
۹۹۸	محترمہ زیب النساء صاحبہ اہلیہ شیخ فضل الرحمن صاحب پراچہ سرگودھا	۵۰۰/۰۰
۹۹۹	" ملک محمد نذیر صاحب جناح کالونی لائل پور	۵۰۰/۰۰
۱۰۰۰	" چوہدری اعجاز احمد صاحب " "	۵۰۰/۰۰

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

اعلان دارالقضاء

مکرم مسعود احمد صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بھٹہ سابق کارکن تحریک جدید ربوہ وفات پا گئے ہیں قطعہ ۱۳/۱۲ واقع محلہ دارالنصر مشترکہ طور پر میرے والد صاحب مرحوم اور چوہدری عبدالرشید صاحب ولد بشیر احمد صاحب کے نام الاٹ ہے۔ والد صاحب مرحوم کا حصہ ۱۰ مرلے ہے

التماس ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میں سے میرے والد صاحب مرحوم کا حصہ میرے علاوہ مندرجہ ذیل وارثان کے نام بھی مشترکہ طور پر منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

۱۔ محمد یوسف صاحب ۲۔ محمد امین صاحب ۳۔ صفیہ بیگم صاحبہ

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء)

دعائے مغفرت

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم مولوی بدرالدین صاحب معلم وقف جدید کی اہلیہ محترمہ مسماۃ اللہ رکھی صاحبہ جو موصیہ تھیں مورخہ ۸ ستمبر کو رات ڈیڑھ بجے وفات پا کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ نہایت نیک ہمدرد، ملنسار، تہجد گزار، نوافل کی پابند اور صابرہ خاتون تھیں مکرم مولوی صاحب موصوف وفات کے وقت پاس نہ تھے بلکہ اپنے حلقہ ضلع گجرات میں سلسلہ کی خدمت میں مصروف تھے۔ اور جنازہ میں بھی شامل نہ ہو سکے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(عبدالرحیم عارف، مربی سلسلہ احمدیہ)

قائدین کرام اگر آپ نے اگست کی رپورٹ کارگزاری ابھی تک نہیں بھیجی تو بلاتاخیر ارسال کیجیے

(مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اعلان نکاح

میرے فرزند عزیز شاہد محمود صاحب بی اے ابن شیخ محمد ابراہیم صاحب مرحوم کا نکاح ہمراہ عزیزہ صابرہ خانم ہاشمی بنت الحاج محمد شفیع صاحب ہاشمی سکنہ کراچی بعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر جناب مکرم مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے بروز جمعہ مورخہ ۲۸/۹/۷۳ کو احمدیہ ہال کراچی میں پڑھا۔ عزیز شاہد محمود شیخ رحمت اللہ صاحب رضی اللہ عنہ زیروی کے پوتے ہیں اور عزیزہ صابرہ خانم ہاشمی قریشی محمد عظیم صاحب ہاشمی رضی اللہ عنہ سکنہ گجو چک ضلع گوجرانوالہ کی پوتی ہیں۔

قارئین کرام سے التماس ہے کہ مولا کریم کے حضور دعا فرمائیں کہ وہ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دینی اور دنیوی لحاظ سے موجب برکت و رحمت بنائے۔ اور جانبین کے لئے باعث ازدیاد تعلقات نیز انبساط و مسرت ہو۔ آمین۔

(سردار بیگم محمود آباد کراچی)

پروگرام فوجی بھرتی بابت ماہ اکتوبر ۱۹۷۳ء

تاریخ	دن	مقام	ضلع
۲-۱۰-۷۳	منگل	ریسٹ ہاؤس میانوالی	میانوالی
۳-۱۰-۷۳	بدھ	" کمر مشانی	"
۹-۱۰-۷۳	منگل	میونسپل کمیٹی میانی	سرگودھا
۱۰-۱۰-۷۳	بدھ	ریسٹ ہاؤس پھلروان	"
۱۶-۱۰-۷۳	منگل	" جھنگ	جھنگ
۱۷-۱۰-۷۳	بدھ	" شورکوٹ روڈ	"
۲۲-۱۰-۷۳	منگل	" پپلاں	میانوالی
۲۴-۱۰-۷۳	بدھ	" مٹھ ٹوانہ	سرگودھا
۳۰-۱۰-۷۳	منگل	" نوشہرہ	"

نوٹ: بھرتی صبح ۸ بجے ہوگی۔

کم از کم معیار بھرتی:-

قد ۵ فٹ ۶ انچ وزن = ۱۱۳ پونڈ چھاتی = ۳۲-۳۰
عمر = ۱۷ سال سے ۲۰ سال۔ تعلیم ۸ جماعت۔
میٹرک اور ایف اے کی عمر ۱۷ سے ۲۱ سال اور بی اے ۱۷ سے ۲۲ سال
میٹرک مع سائنس عمر ۱۶ سے ۲۰ سال
امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لائیں۔

(نظارت امور عامہ)

مددگار کارکن کی ضرورت

دفتر وقف جدید نظامت ارشاد میں ایک مددگار کارکن کی آسامی خالی ہے جس کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواست دہندہ نوجوان ہو عمر کم از کم ۲۵ سال ہو سائیکل چلانا جانتا ہو تعلیم مڈل ہو تو بہتر ہے۔ درخواستیں صدران محلہ جات کی سفارش سے آنی چاہئیں درخواستوں کی آخری تاریخ ۵ اکتوبر ۷۳ تک ہوگی۔

(ناظم ارشاد وقف جدید۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے مکرم بشیر احمد صاحب ولد بادشاہ صاحب قوم سید (جیلانی) سکنہ جیلا وی ڈاکخانہ کروڑ پکا ضلع ملتان فوج میں ملازم تھے اور انہوں نے ۵۶ میں وصیت کی تھی ان کا پتہ درکار ہے اگر خود موصوف یہ اعلان پڑھیں یا کوئی اور دوست کو ان کے صحیح پتہ کا علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۲۳، ۲۴، ۲۵ نومبر میں قائدین کرام اپنی مجالس کی نمائندگی کیلئے ابھی سے کوشش فرمائیں

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باجے بورا (سیرالیون) میں
نصرت جہاں ہسپتال کا سنگِ بنیاد

باجے بو سیرالیون سے مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ:۔

"۱۶ ستمبر کو محترم امیر صاحب سیرالیون نے ایک بہت بڑے اجتماع کے درمیان عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ نصرت جہاں ہسپتال باجے بو کا سنگِ بنیاد رکھا۔ اور اس موقع پر پانچ بکرے بطور صدقہ ذبح کئے گئے۔"

یہ ہیلتھ سنٹر جون ۱۹۷۱ء میں شروع کیا گیا تھا اس کے انچارج مکرم ڈاکٹر امتیاز احمد صاحب ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہسپتال بہت کامیابی سے چل رہا ہے۔ اس میں کئی بڑے اپریشن کئے گئے ہیں۔ جو کہ سب کامیاب رہے ہیں۔ اس علاقہ میں پہلے کوئی بڑا اپریشن نہیں کیا جاتا تھا۔ سیرالیون میں اب تک مجلس نصرت جہاں لیپ فارورڈ پروگرام کے تحت کام کرنے والے چار ہسپتالوں میں سے یہ ایک ہے۔ سیرالیون میں اس وقت چار ڈاکٹر اور ایک لیڈی ڈاکٹر صاحبہ مصروفِ عمل ہیں۔

نصرت جہاں سکیم اللہ تعالیٰ کے فضل سے روز افزوں ترقی پذیر ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس سکیم کے تحت اس وقت ارضِ بلال میں ۱۹ ڈاکٹر اور ۲۱ ٹیچر مصروفِ عمل ہیں۔ جو غانا، نائیجیریا، گیمبیا اور سیرالیون کے ممالک میں بنی نوع انسان کی خدمت کا فریضہ سر انجام دے رہے ہیں۔ چنانچہ عنقریب ملک لائبیریا میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ ایک نیا ہسپتال قائم ہو رہا ہے۔ الحمد للہ۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

امریکہ اور یورپ میں مقیم احمدی ڈاکٹروں کے پتہ جات درکار ہیں

احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ اگر ان کے عزیز امریکہ۔ یورپ یا کسی اور بیرونی ملک میں بطور ڈاکٹر کام کر رہے ہوں یا وہاں رہائش پذیر ہوں تو مہربانی فرما کر ان کے موجودہ پتہ جات سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ جزاکم اللہ۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

معلمین وقف جدید کے لئے ایک ضروری اعلان

مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماعات ۲-۳-۴ نومبر ۱۹۷۲ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار۔ ربوہ میں منعقد ہو رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تاکیدی ارشاد ہے کہ ہر جماعت سے کم از کم ایک نمائندہ ان اجتماعات میں ضرور شامل ہو۔

جملہ معلمین وقف جدید اپنے حلقوں میں خصوصی دورے کر کے ہر جماعت سے خدام اور اطفال کے نمائندے ان اجتماعات کے لئے تیار کریں۔ نیز اس سلسلہ میں اپنے کام کی ہفتہ وار رپورٹ وقف جدید کو بھجوائیں۔

(ناظم ارشاد وقف جدید انجمن احمدیہ)

قول اور فعل میں مطابقت ہونی چاہیئے

یہ حقیقت ہے کہ اب اسلام کا روحانی انقلاب ہمارے ہاتھوں سے پروان چڑھے گا۔ پس خدا تعالیٰ کی دین اور سعادت کا یہ تقاضا ہے کہ اس کا حق ادا کرنے کے لئے بے چین روح کے ساتھ خدمت سرانجام دی جائے۔ پس اکتوبر میں تیار کیا جانے والا لازمی جائزہ بتائے گا کہ ہمارے قول اور فعل میں کہاں تک مطابقت ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

گمشدہ نقدی ۲۴ر کی شام کو وقف جدید کے دفتر سے مسجد مبارک تک یا مسجد میں کہیں مبلغ ۵۵ روپے گر گئے ہیں جس دوست کو ملیں از راہ کرم مجھے پہنچا کر ممنون فرمائیں۔ (محمد صادق معلم وقف جدید ربوہ)

طبیہ کالج ربوہ کے طلباء نے
آٹھ ہزار افراد کو حفاظتی ٹیکے لگائے اور ادویات تقسیم کیں

طبیہ کالج ربوہ کے دس طلباء کی جو ٹیم تھانہ مسن کے سیلاب سے متاثرہ افراد کو کالرہ اور چیچک کے حفاظتی ٹیکے لگانے اور ان میں ادویہ کی تقسیم کرتی رہی ہے۔ اس نے ۲۳/۹ تا ۱۶ تک مجموعی طور پر آٹھ ہزار افراد کو حفاظتی ٹیکے لگائے اور ان میں ادویہ تقسیم کیں۔

واضح رہے کہ تھانہ مسن کا علاقہ دشوار گذار ہے یہاں اس سے قبل کوئی ٹیم نہیں پہنچ سکی تھی۔ یہ علاقہ دریائے جہلم اور چناب کے درمیان ہیڈ تریموں کے اوپر واقع ہے۔ اور طلباء کو ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک جانے کے لئے کئی کئی فرلانگ گہرے پانی میں سے گذرنا پڑتا ہے۔ ہمارے طلباء ہر قسم کے خطرات سے بے نیاز ہو کر خدمت کے فرائض بجا لاتے رہے۔ اس ٹیم نے موضع عالمانی شرقی۔ لالہ جوئیہ۔ مسووانہ۔ سنگوانی۔ نگی والا۔ منڈی پٹھانہ۔ سجیکا شرقی۔ مدھو لودھی۔ کوٹ براہیم۔ اڈوانہ۔ ساجھر کلاں۔ ٹلکیانہ، کھوکھراں۔ پیر کوٹ سدھانہ۔ مسن۔ بستی ٹھاٹھا۔ چک دریاں اور حویلی میں نمایاں طبی خدمات سر انجام دیں۔ طلباء کی ان خدمات کو ریڈیو پاکستان لاہور نے بھی سراہا۔ جھنگ واپسی پر ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر جھنگ طلباء کے اس کام سے بے حد متاثر ہوئے اور اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ اسی طرح کی طبیہ کالج ربوہ کی ایک اور ٹیم بھجوائی جائے تاکہ جھنگ کے دوسرے متاثرہ علاقوں میں جہاں ابھی تک طبی امداد نہیں پہنچ سکی ان کو بھجوایا جائے۔ چنانچہ مورخہ ۲۳/۹ ۱۶ دوسری ٹیم جھنگ بھجوا دی گئی۔ جو ڈسٹرکٹ ہیلتھ افسر صاحب جھنگ کی ہدایات کے مطابق طبی خدمات سر انجام دے رہی ہے۔ (پرنسپل)

محترمہ جنت خاتون صاحبہ وفات پا گئیں،
اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترمہ جنت خاتون صاحبہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم صحابی حضرت منشی امام الدین صاحب رضی اللہ عنہ کی سب سے بڑی بیٹی اور محترم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان و سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی اہلیہ تھیں ۱۶ ستمبر ۱۹۷۲ء کو وہاڑی میں جہاں وہ پچھلے دنوں اپنی چھوٹی ہمشیرہ اہلیہ مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب کے پاس مقیم تھیں۔ اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر ۸۲ سال وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحومہ کا جنازہ وہاڑی سے ربوہ لایا گیا اور ۱۷ ستمبر کو صبح محترم قاضی محمد نذیر صاحب ناظر تالیف و تصنیف و اشاعت لٹریچر نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس میں بزرگانِ سلسلہ ناظر و وکلاء صاحبان، کارکنان صدر انجمن احمدیہ و تحریک جدید و دیگر احباب بڑی کثرت سے شریک ہوئے۔ مرحومہ کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ناظم دار القضاء نے دعا کروائی۔ مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ مرحومہ بڑی نیک خاتون، سب سے ہمدردی رکھنے والی، نرم مزاج اور مہمان نواز تھیں۔ اللھم اغفر لھا وارحمھا۔

قواعد انتخاب نمائندگان شوریٰ

قائدین مجالس سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ کے لئے شوریٰ کا انتخاب درج ذیل قواعد کے مطابق کر کے منتخب نمائندوں کی اطلاع جلد مرکز کو بھجوائیں۔

۱۔ نمائندگان شوریٰ کا انتخاب ہر مجلس کے خدام کی تعداد پر ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ کی صورت میں ہوگا۔ قائد مجلس اپنے عہدہ کے لحاظ سے شوریٰ کا رکن ہوگا لیکن وہ اس تعداد میں شامل ہوگا جس کا کسی مجلس کو حق حاصل ہوگا۔ اگر قائد مجلس خود شوریٰ کے اجلاس میں شامل نہ ہو سکتا ہو تو پھر منتخب شدہ نمائندہ کا قائم مقام بذریعہ انتخاب ہوگا۔ قائد اپنی جگہ کسی کو نامزد نہیں کر سکے گا۔

۲۔ کوئی خادم جو بقایا دار ہو، شوریٰ کا ممبر نہیں ہو سکے گا۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴